قارون کی ہلاکت

25-February-2021

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، البتہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

جنابِ صادق و امین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے:

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَحَمِدَ الرَّبَّ وَصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ وَاسْتَغْفَرَ رَبَّہٗ فَقَدْ طَلَبَ الْخَیْرَ مَکَانَہٗ

یعنی جس نے قرآنِ پاک کی تلاوت کی اور ربِّ کریم کی حمد بیان کی، پھر نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود شریف پڑھ کر اپنے ربّ کریم سے مغفرت طلب کی تو یقیناً اس نے بھلائی کو اپنی جگہ سے تلاش کر لیا۔ (تفسیر درمنثور، ۸/۶۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

اہم نکتہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

☆نگاہیں نیچی کئے توجہ سے بیان سُنوں گا۔ ☆عِلْمِ دین کی تعظیم کے لیے جب تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰه، تُوبُوْا اِلَی اللّٰه وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے آج کے بیان کا موضوع ہے "قارون کی ہلاکت۔" جس میں ہم قارون کا انجام، زکوٰۃ نہ دینے کی وعیدیں، کنجوسی کا انجام، زکوٰۃ کو زکوٰۃ کہنے کی وجہ، زکوٰۃ نہ دینے کے نقصانات اور بہت سے معلوماتی نکات سُننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ اللہ کرے ہمیں سارا بیان توجہ اور اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سُننے کی سعادت حاصل ہو جائے۔ آمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قارون کا انجام

---

[1] ...معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

قارون بہت خوبصورت آدمی تھا، وہ بنی اسرائیل میں توریت کا بہت بڑا عالم، ملنسار اور بااخلاق انسان تھا لیکن بے شمار دولت آتے ہی ایک دم بدل گیا اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا بہت بڑا دشمن اور مغرور ہوگیا، جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہوا تو اُس نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے سامنے یہ عہد کیا کہ وہ اپنے تمام مالوں میں سے ہزارواں حصہ زکوٰۃ نکالے گا مگر جب اُس نے مال کا حساب لگایا تو ایک بہت بڑی رقم بنی۔ یہ دیکھ کر اس پر ایک دم لالچ و کنجوسی کا بُھوت سُوار ہوگیا اور نہ صرف خود اس نے زکوٰۃ کا انکار کردیا بلکہ بنی اسرائیل کو بھی بہکانے لگا کہ حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اس بہانے تمہارا مال لینا چاہتے ہیں، یہاں تک کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے اُس نے یہ گندی چال چلی کہ ایک عورت کو بہت زیادہ مال و دولت دے کر آمادہ کیا کہ وہ آپ پر بدکاری کا الزام (Blame) لگائے، چنانچہ عین اُس وقت جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام بیان فرما رہے تھے، قارون نے آپ کو ٹوکا تو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اُس عورت کو میرے سامنے لاؤ، چنانچہ وہ عورت بُلائی گئی تو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اے عورت! اُس اللہ پاک کی قسم! جس نے بنی اسرائیل کے لئے دریا کو پھاڑ دیا اور عافیت و سلامتی کے ساتھ دریا پار کروا کر فرعون سے نجات دی۔ سچ سچ بتا دے کہ واقعہ کیا ہے؟

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے جلال سے عورت کانپنے لگی اور اس نے مجمعِ عام میں صاف صاف کہہ دیا کہ اے اللہ پاک کے نبی! مجھے قارون نے کثیر دولت دے کر آپ پر بہتان لگانے کے لئے آمادہ کیا ہے۔ اُس وقت حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور آپ نے سجدۂ شکر ادا کیا اور یہ دعا مانگی: اے اللہ پاک! قارون پر اپنا قہر و غضب نازل فرما۔ پھر آپ نے مجمع سے فرمایا: جو قارون کا ساتھی ہو وہ قارون کے ساتھ ٹھہرا رہے اور جو میرا ساتھی ہو وہ قارون سے جدا ہو

جائے، چنانچہ دو افراد کے سوا تمام بنی اسرائیل قارون سے الگ ہوگئے، پھر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے زمین کو حکم دیا: اے زمین! تُو اس کو پکڑ لے تو قارون ایک دم گھٹنوں تک زمین میں دھنس گیا پھر آپ نے دوبارہ زمین سے یہی فرمایا تو وہ کمر تک زمین میں دھنس گیا۔ یہ دیکھ کر قارون روتے اور التجائیں کرتے ہوئے قرابت و رشتہ داری کا واسطہ دینے لگا، مگر آپ نے کوئی توجہ نہیں فرمائی، یہاں تک کہ وہ بالکل زمین میں دھنس گیا اور دو آدمی جو قارون کے ساتھی تھے، وہ لوگوں سے کہنے لگے: حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے قارون کو اس لئے دھنسا دیا ہے تاکہ قارون کے مکان اور اُس کے خزانوں پر خود قبضہ کرلیں تو آپ نے اللہ پاک سے دعا مانگی: قارون کا مکان اور خزانہ بھی زمین میں دھنس جائے! چنانچہ قارون کا مکان جو سونے کا تھا اور اس کا سارا خزانہ، سبھی زمین میں غرق ہوگیا۔

(تفسیر صاوی، پ ۲۰، القصص، تحت الآیۃ: ۸۱، ۱۵۴۶/۴ ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! دنیوی خوشحالی (Prosperity)، مال و دولت اور سہولیات کی کثرت اللہ پاک کے راضی ہونے کی علامت نہیں، اگر ایسا ہوتا تو اللہ پاک کی بارگاہ میں قارون کا بہت بڑا مرتبہ ہوتا، یہ بھی معلوم ہوا! مال و دولت کی حرص میں مبتلا ہو کر انسان اپنی آخرت برباد کرلیتا اور ربِّ کریم کی ناراضی مول لیتا ہے بالآخر عذابِ الٰہی کے سبب دنیا میں لوگوں کیلئے عبرت کا نمونہ بن جاتا ہے۔ یاد رکھئے! مال و دولت اللہ پاک کی ایک نعمت ہے لیکن اس نعمت کا صحیح استعمال اللہ پاک کی رِضا والے کاموں میں خرچ کرنا اور اس کی زکوٰۃ ادا کرنا ہے، اس کے ساتھ ساتھ حقیقی دولت (تقویٰ، پرہیز گاری، خوفِ خدا اور عشقِ مصطفٰے) کی بھیک مانگتے رہنا چاہیے کیونکہ دولت و حکومت کا ہونا فضیلت کا باعث نہیں، فرعون، نمرود اور قارون بھی تو دولت و حکومت والے تھے مگر

ان کے مال نے انہیں ابدی لعنت کا مستحق بنایا، بلکہ فضیلت تو اس میں ہے کہ اللہ پاک ہم سے راضی ہو جائے، تقویٰ و پرہیز گاری مل جائے اور اگر دولت ملے تو ایسی جو حضرت عثمانِ غنی اور حضرت عبدُ الرحمن بن عوف اور دیگر صحابہ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کے پاس تھی،وہ حضرات اس مال کے حُقُوق ادا کرتے یعنی زکوٰۃ دیتے اور زکوٰۃ کے علاوہ بھی اسلام کے نام پر خوب صدقہ و خیرات کرتے تھے۔اللہ پاک ہمیں مال کی محبت کے سبب اس کے وبال سے بچائے اور ہر سال اس کی زکوٰۃ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ مال کی زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے، جبکہ کنجوسی اور تنگ دلی سے کام لیتے ہوئے اسے جمع رکھنا اور اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرنا آخرت میں پکڑ اور عذابِ الٰہی کا سبب ہے، چنانچہ

پارہ 4 سورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر 180 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَیْرًا لَّهُمْؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْؕ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِؕ وَ لِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ۠(۱۸۰)

ترجمۂ کنز العرفان: اور جو لوگ اس چیز میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہے وہ ہرگز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ یہ بخل ان کے لئے بُرا ہے۔عنقریب قیامت کے دن ان کے گلوں میں اسی مال کا طوق بنا کر ڈالا جائے گا جس میں انہوں نے بخل کیا تھا اور اللہ ہی آسمانوں اور زمین کا وارث ہے اور اللہ تمہارے تمام کاموں سے خبردار ہے۔

پارہ 10 سُوْرَۃُ التَّوْبہ کی آیت نمبر 34،35 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ الَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِۙ فَبَشِّرْهُمْ

ترجمۂ کنزالعرفان: اور وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کر رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے

بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۳۴﴾ یَّوْمَ یُحْمٰی عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰی بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿۳۵﴾

انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سناؤ۔ جس دن وہ مال جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا پھر اس کے ساتھ ان کی پیشانیوں اور ان کے پہلوؤں اور ان کی پشتوں کو داغا جائے گا (اور کہا جائے گا) یہ وہ مال ہے جو تم نے اپنے لئے جمع کر رکھا تھا تو اپنے جمع کرنے کا مزہ چکھو۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ جو لوگ اپنا مال جمع رکھتے ہیں اور اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے تو وہ کل بروزِ قیامت کس قدر ذِلّت و خواری اور دردناک عذاب میں گرفتار ہوں گے۔ یاد رکھئے! جس طرح زکوٰۃ ادا کرنا اِنسان کی اپنی ذات کے لئے مُفید ہے، اسی طرح کنجوسی سے کام لینا بھی اپنی ہی ذات کے لئے نقصان کا باعث ہے۔ جو لوگ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور دل کھول کر صَدَقہ و خَیرات کرتے ہیں تو اس کے باوُجُود اُن کے مال میں حیرت انگیز طور پر دن دُگنی اور رات چوگنی ترقّی و برکت ہوتی چلی جاتی ہے جبکہ کنجوس کا حال یہ ہوتا ہے کہ کثیر مال و دولت کے باوُجود حرص ولالچ کے سبب اُسے اپنا مال کم لگتا ہے جس کی وجہ سے وہ صَدَقاتِ واجبہ ونافلہ کی ادائیگی کرنے، نیکی کے کاموں میں خَرْچ کرنے اور مخلوقِ خدا کی مدد کرنے سے زندگی بھر کتراتا رہتا ہے کہ کہیں میرے مال میں کمی واقع نہ ہوجائے۔ بالآخر ایک دن مَوت کا فرشتہ اُس کے پاس آجاتا ہے اور اُس کی مَوت کے بعد اُس کا سارا مال اُس کے وُرَثاء کے پاس چلا جاتا ہے۔ آیئے! اِس ضِمن میں ایک عِبرت ناک حِکایت سُنتے ہیں، چُنانچہ

کنجوسی کا اَنجام

عُیونُ الحکایات حصہ اول صفحہ 74 پر ہے: حضرت یزید بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم سے پہلی اُمّتوں میں ایک شَخْص تھا جس نے بہت زیادہ مال و مَتاع جمع کیا ہوا تھا اور اُس کی اَوْلاد بھی کافی تھی، طرح طرح کی نعمتیں اُسے مُیَسَّر تھیں، کثیر مال ہونے کے باوُجُود وہ انتہائی کنجوس تھا۔ اللہ پاک کی راہ میں کچھ بھی خَرْچ نہ کرتا، ہر وقت اِسی کوشش میں رہتا کہ کسی طرح میری دولت میں اِضافہ ہو جائے۔ جب وہ بہت زیادہ مال جمع کر چُکا تو اپنے آپ سے کہنے لگا: اب تو میں خوب عَیْش و عِشْرَت کی زندگی گُزاروں گا۔ چُنانچہ وہ اپنے اہل و عِیال کے ساتھ خُوب عَیْش و عِشْرَت سے رہنے لگا۔ بہت سے خُدّام (نوکر چاکر) ہر وقت ہاتھ باندھے، اُس کے حکم کے مُنْتَظِر رہتے، اَلْغَرَض! وہ اُن دُنیوی آسائشوں میں ایسا مگن ہوا کہ اپنی موت کو بالکل بُھول گیا۔ ایک دن مَلَکُ الْمَوْت حضرت عِزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام ایک فقیر کی صُورت میں اُس کے گھر آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ غُلام فوراً دروازے کی طرف دوڑے اور جیسے ہی دروازہ کھولا تو سامنے ایک فقیر (Beggar) کو پایا، اُس سے پُوچھا: تُو یہاں کس لئے آیا ہے؟ مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے جواب دِیا: جاؤ، اپنے مالک کو باہر بھیجو، مجھے اُسی سے کام ہے۔ خادِموں نے جُھوٹ بولتے ہوئے کہا: وہ تو تیرے ہی جیسے کسی فقیر کی مدد کرنے باہر گئے ہیں۔ حضرت مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے کچھ دیر بعد دوبارہ دروازہ کھٹکھٹایا، غُلام باہر آئے تو اُن سے کہا: جاؤ! اور اپنے آقا سے کہو: میں مَلَکُ الْمَوْت ہوں۔ جب اُس مالدار شَخْص نے یہ بات سُنی تو بہت خَوف زَدہ ہوا اور اپنے غُلاموں سے کہا: جاؤ! اور اُن سے بہت نرمی سے گُفتگو کرو۔ خُدّام باہر آئے اور حضرت مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام سے کہنے لگے: آپ ہمارے آقا کے بدلے کسی اَور کی رُوح قَبْض کرلیں اور اسے چھوڑدیں، اللہ پاک آپ کو برکتیں عطا فرمائے۔ حضرت مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ پھر مَلَکُ

اَلْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام اندر تشریف لے گئے اور اُس مالدار شَخْص سے کہا: تجھے جو وَصِیّت کرنی ہے کرلے، میں تیری رُوح قبض کئے بغیر یہاں سے نہیں جاؤں گا۔

یہ سُن کر سب گھر والے چیخ اُٹھے اور رونا دھونا شُروع کر دِیا، اُس شَخْص نے اپنے گھر والوں اور غُلاموں سے کہا: سونے چاندی سے بھرے ہوئے صندوق اور تابُوت کھول دو اور میری تمام دولت میرے سامنے لے آؤ۔ فوراً حکم کی تعمیل ہوئی اور سارا خزانہ اُس کے قدموں میں ڈھیر کر دِیا گیا۔ وہ شَخْص سونے چاندی کے ڈھیر کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے ذلیل وبدترین مال! تجھ پر لعنت ہو، تُو نے ہی مجھے پروردگار کے ذِکر سے غافِل رکھا، تُو نے ہی مجھے آخرت کی تیّاری سے روکے رکھا۔ یہ سُن کر وہ مال اُس سے کہنے لگا: تُو مجھے ملامت نہ کر، کیا تُو وہی نہیں کہ دُنیاداروں کی نظروں میں حقیر تھا؟ میں نے تیری عزّت بڑھائی، میری ہی وجہ سے تیری رسائی بادشاہوں کے دربار تک ہوئی ورنہ غریب و نیک لوگ تو وہاں تک پہنچ ہی نہیں سکتے، میری ہی وجہ سے تیرا نکاح شہزادیوں اور امیر زادیوں سے ہوا۔ ورنہ غریب لوگ اُن سے کہاں شادی کرسکتے ہیں۔ اب یہ تو تیری بَدبَختی ہے کہ تُو نے مجھے شیطانی کاموں میں خَرْچ کیا۔ اگر تُو مجھے اللہ پاک کے کاموں میں خَرْچ کرتا تو یہ ذِلّت ورُسوائی تیرا مُقدَّر نہ بنتی۔ کیا میں نے تجھ سے کہا تھا کہ تُو مجھے نیک کاموں میں خَرْچ نہ کر؟ آج کے دن میں نہیں بلکہ تُو زیادہ ملامت ولعنت کا حق دار ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً یہ زندگی جہاں ایک بہترین نِعْمت ہے، وہیں اللہ پاک کی طرف سے ہمارے لئے نیکیاں کمانے اور آخرت بنانے کی زبردست مہلت بھی ہے۔ لٰہذا جتنی سانسیں باقی بچی ہیں، اُن کو غنیمت جانتے ہوئے، جس کے ذِمّے جتنی زکوٰۃ بنتی تھی مگر مال و دولت سے

بے جا محبت یا محض سُستی یا دِین سے دُوری کی بِناء پر لاعلمی اور جہالت کی وجہ سے ابھی تک ادا نہیں کی، وہ فوراً اللہ پاک کی بارگاہ میں سچے دل سے توبہ کرے اور پھر عُلمائے اہلِ سُنَّت سے رُجوع کر کے اس کا حساب لگا کر پوری زکوٰۃ ادا کرے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے کمزور جسموں میں آخرت کا دردناک عذاب سہنے کی ہرگز طاقت نہیں ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

زکوٰۃ سے کیا مراد ہے؟ Definition of zakat

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! زکوٰۃ شریعت کی جانب سے مقرر کردہ اس مال کو کہتے ہیں، جس سے اپنا نفع ہر طرح سے ختم کرنے کے بعد رضائے اِلٰہی کے لئے کسی ایسے مسلمان فقیر کی ملکیت میں دے دیا جائے (یعنی مالک بنا دیا جائے) جو نہ تو خود ہاشمی ہو اور نہ ہی کسی ہاشمی کا آزاد کردہ غلام ہو۔ (درمختار، کتاب الزکوٰۃ، ۳/۲۰۲، ۲۰۴ ملخصاً)

زکوٰۃ کو زکوٰۃ کہنے کی وجہ

زکوٰۃ کا لُغوی معنٰی **طہارت، اضافہ اور برکت** ہے۔ چونکہ زکوٰۃ بقیہ مال کے لئے طہارت اور اضافے کا سبب بنتی ہے، اسی لئے اسے **زکوٰۃ** کہا جاتا ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ، ۳/۲۰۳ ملخصاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے مالداروں پر زکوٰۃ فرض کی تاکہ وہ اپنی زکوٰۃ کے ذریعے مُعاشرے کے کمزور اور نادار طبقے کی مدد کریں اور دولت چند لوگوں کی مٹھیوں میں قید ہونے کے بجائے غریب افراد تک بھی پہنچتی رہے اور یوں مُعَاشرے میں معاشی توازُن کی فَضا قائم رہے۔ اگر اللہ پاک چاہتا تو سب کو دولت مند بنا دیتا اور کوئی شخص غریب نہ ہوتا، لیکن اُس نے

اپنی مَشِیَّت سے کسی کو اَمیر بنایا تو کسی کو غریب تاکہ امیر کو اس کی دولت اور غریب کو اس کی غُربت (Poverty) کے سبب آزمائے، کیونکہ یہ دُنیا دارُالامتحان (یعنی آزمائش کا گھر) ہے۔ ہمیں ہر حکمِ الٰہی کو اپنے لئے سعادت سمجھتے ہوئے خوش دِلی سے لبیک کہنا چاہیے اور اپنی آخرت کے لئے اَجْر و ثواب کا ذخیرہ اِکٹھا کرنا چاہیے۔ اگر کوئی حکمِ شرعی پر عمل کرنے میں سُستی کرے اور اپنے اموال کی زکوۃ ادا نہ کرے تو اُسے دنیا و آخرت میں کئی نقصانات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آیئے! زکوۃ نہ دینے کے چند نُقصانات سنتے ہیں:

زکوۃ نہ دینے کے نقصانات

زکوۃ کی ادائیگی نہ کرنے والے کو وہ فوائد نہیں مل سکیں گے جو اسے زکوۃ کی ادائیگی کی صورت میں مل سکتے تھے۔

بخل سے چھٹکارا نہیں ملتا

زکوۃ نہ دینے والے شخص کو مال کی محبت اور کنجوسی جیسی بُری صفت سے کبھی چھٹکارا نہیں ملتا۔ یاد رکھئے! جس مال کے لئے آج ہم طرح طرح کی تکلیفیں اور مشقتیں برداشت کرتے ہیں اور اس کو حفاظت کے ساتھ رکھتے ہیں، اگر زکوۃ کی صورت میں ہم نے اس کا حق ادا نہ کیا تو یہی مال ہمارے لئے وبالِ جان بن جائے گا اور ہمیں دنیا و آخرت کے عذاب سے نہیں بچا پائے گا۔ کنجوسی ایسی بُری عادت ہے کہ اس کی وجہ سے بندہ مرنا پسند کرلیتا ہے مگر مال کی لالچ نہیں چھوڑتا۔ آیئے! اس سے متعلق ایک عبرت ناک حکایت سنتے ہیں، چنانچہ

بخل کا انجام

منقول ہے: بصرہ میں ایک کنجوس مال دار تھا، ایک مرتبہ اس کے پڑوسی نے اس کی دعوت کی اور اس کے سامنے انڈوں سمیت بُھنا ہوا گوشت رکھا، اس مال دار بخیل شخص نے بہت زیادہ گوشت کھالیا اور پھر اس پر پانی پی لیا چنانچہ اس کا پیٹ پُھول گیا اور وہ سخت تکلیف میں مبتلا ہو گیا اور موت اس کے سر پر منڈلا نے لگی یہاں تک کہ وہ تکلیف کے باعث بے تاب ہونے لگا اور جب معاملہ بہت زیادہ بگڑ گیا تو طبیب کو بُلایا گیا اس نے کہا: گھبرانے کی کوئی بات نہیں جو کچھ کھایا ہے قے کر دو یہ سُن کر اس مال دار بخیل شخص نے کہا! ہائے افسوس انڈوں کے ساتھ کھائے ہوئے اس عمدہ بُھنے ہوئے گوشت کو میں کیسے قے کروں؟ مجھے موت تو قبول ہے، لیکن میں قے نہیں کروں گا۔(احیاءالعلوم، ۳/۳۱۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا! بخیل آدمی مال کی لالچ کی وجہ سے اپنی جان کی بھی پروا نہیں کرتا۔ لہٰذا ہمیں اپنی دنیا و آخرت بہتر بنانے کیلئے احکامِ الٰہی کی بجا آوری کرنی چاہیے اور کنجوسی کی عادت ختم کرنے کیلئے ہر سال مستحق مسلمانوں کو نہ صرف زکوٰۃ دینی چاہیے بلکہ دورانِ سال بھی سخاوت کرتے ہوئے ان کی مالی مدد کرنی چاہیے۔

رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: سخاوت اللہ پاک کی عطا سے ہے، سخاوت کرو اللہ پاک تمہیں مزید عطا فرمائے گا سُنو!! اللہ پاک نے سخاوت کو پیدا فرما کر ایک مرد کی صورت عطا فرمائی اور اس کی جڑ کو طُوبیٰ (جنّتی) درخت کی جڑ میں راسخ کر دیا اور ٹہنیوں کو سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی کی ٹہنیوں کے ساتھ مضبوط کر دیا اور اس کی بعض شاخوں کو دنیا کی طرف جُھکا دیا تو جو شخص اس کی ایک ہی ٹہنی پکڑ لے اللہ پاک اسے جنت میں داخل فرما دیتا ہے سُنو! بیشک سخاوت ایمان ہی سے ہے اور ایمان جنت میں ہے اور اللہ پاک نے بخل کو اپنے غضب سے پیدا فرمایا اور اس کی جڑ کو شجرِ زقّوم (جہنم کے کانٹے دار

درخت) کی جڑ میں مضبوط کر دیا، اس کی بعض شاخیں زمین کی جانب مائل کر دیں، تو جو شخص اس کی کسی بھی ٹہنی کو تھامتا ہے اللہ پاک اسے جہنم میں داخل فرما دیتا ہے سُنو! بخل ناشکری ہے اور ناشکری جہنم میں داخل ہونے کا سبب ہے۔(ضیائے صدقات، ص۱۰۷) اللہ پاک ہمیں بخل سے نجات دے کر سخاوت کی نعمت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مال برباد ہو جاتا ہے

جس مال کی زکوٰۃ ادا نہ کی جائے، وہ مال برباد ہو جاتا ہے۔ آج ہم مُعاشرے میں نظر دوڑائیں تو شاید بڑے بڑے کاروباری، بڑی بڑی فیکٹریوں کے مالکان کے بارے میں سُنتے ہوں گے کہ یہ اچانک دِیوالیہ کا شکار ہو کر قرض کے بوجھ تلے دَب چکے ہیں، یہ وہ ہیں جو کل تو بڑی **عیش و عشرت** کے ساتھ غفلت کی گہری نیند سو کر اپنی زِندگی گزار رہے تھے، جن کے تحت **سینکڑوں ملازمین** کام کرتے تھے، کام کاج کے لیے **خادمین کی رَیل پیل** تھی، مگر آج کیا ہے کہ یہ سب کچھ لُٹ چکا ہے، کہیں ایسا تو نہیں کہ یہ خود ان کے ہاتھوں کا کیا دَھرا ہو کہ اس کاروبار میں سُود(Interest) کا پیسہ شَامل ہو، یا پھر یہ لوگ ہر سال اپنے **مال کی زکوٰۃ** ہی نہ دیتے ہوں اور دنیا میں یہ اس کی سزا مل رہی ہو، **لیکن یاد رکھیے!** اگر ہم کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں، جو پہلے تو بڑا مالدار تھا مگر اب غریب و نادار ہے اور ہمیں وسوسہ آئے کہ اس شخص کو یہ جو سزا مل رہی ہے، یہ اِسی کا نتیجہ ہے کہ یہ اللہ پاک کی راہ میں مال خرچ نہیں کرتا تھا، یہ زکوٰۃ نہیں دیتا تھا، یہ غریبوں کی مدد کرنے کے بجائے ان کو دھکّے دیتا تھا، اس وجہ سے یہ اس آزمائش میں مبتلا ہے۔ کسی بھی مسلمان کے بارے میں اس طرح کی سوچ رکھنے کی ہماری شریعت ہمیں اجازت

نہیں دیتی۔ ہم نہیں جانتے کہ کیا معاملہ ہے؟ اللہ پاک ہمیں حُسنِ ظن کی لازوال دولت سے مالا مال فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حدیث پاک میں ہے: خشکی وتری میں جو مال ضائع ہوا ہے وہ زکوٰۃ نہ دینے کی وجہ سے تلف ہوا ہے۔(مجمع الزوائد، کتاب الزکوٰۃ، باب فرض الزکوٰۃ، حدیث: ۴۳۳۵، ۳/۲۰۰) **ایک مقام پر پیارے آقا** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ پاک ہے: زکوٰۃ کا مال جس میں مِلا ہوگا اسے تباہ وبرباد کردے گا۔(شعب الایمان، باب فی الزکوٰۃ، حدیث ۳۵۲۲، ۳/۲۷۳)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مال میں زکوٰۃ مخلوط (Mix) ہونے کی دو صورتیں ہیں: ایک یہ کہ صاحبِ نصاب جس پر خود زکوٰۃ فرض ہو، وہ فقیر بن کر لوگوں سے زکوٰۃ لے اور اپنے مال میں مِلا کر بڑھائے۔ دوسرے یہ کہ آدمی زکوٰۃ نہ نکالے جو مال زکوٰۃ میں نکلنا چاہیے تھا وہ اپنے مال ہی میں رکھے۔(مال ہلاک ہونے کی ایک صورت بیان فرماتے ہیں) کہ زکوٰۃ کے مخلوط ہونے کی وجہ سے سارے مال کی برکت مِٹ جائے اور کچھ دنوں میں مال ختم ہوجائے یا کوئی ناگہانی آفت آپڑے، جس سے سارا مال برباد ہوجائے، جیسے بیماری، مقدمہ، چوری، ڈکیتی یا حرق و غرق یعنی جلنا ڈوبنا۔(مرآۃ المناجیح ۳/۲۳)

زکوٰۃ نہ دینے سے اجتماعی نقصان ہوتا ہے

زکوٰۃ نہ دینے والوں کو **اجتماعی نقصان کا سامنا** ہوسکتا ہے، آج ہم غور کریں تو اجتماعی طور پر کئی مسائل کا شکار ہیں، مہنگائی ہے کہ دن بدن بڑھتی جارہی ہے، بے روزگاری عام ہوچکی ہے، گرمی کی شدّت بھی عروج پر ہے، پانی کی قلّت کے سبب سخت پریشانی کا سامنا ہے، ہم جن مسائل کا شکار ہیں ممکن ہے کہ اس کی ایک وجہ مسلمانوں کا زکوٰۃ ادا نہ کرنا بھی ہو جیسا کہ

نبیِّ کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو قوم زکوۃ نہ دے گی اللہ پاک اسے قحط میں مبتلا فرمائے گا۔(معجم اوسط، حدیث: ۴۵۷۷، ۳/۲۷۵) ایک اور مقام پر فرمایا: جب لوگ زکوۃ کی ادائیگی چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ پاک بارش کو روک دیتا ہے اگر زمین پر چوپائے موجود نہ ہوتے تو آسمان سے پانی کا ایک قطرہ بھی نہ گِرتا۔(ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب العقوبات، حدیث: ۴۰۱۹، ۴/۳۶۷)

مرنے کے بعد بھی مبتلائے عذاب ہوتا ہے

زکوٰۃ نہ دینے والے کو نہ صرف دنیا میں مُشکلات و مصائب اُٹھانا پڑتے ہیں بلکہ مرنے کے بعد بھی دردناک عذاب کی صُورت میں اس کی سزا بھگتنی پڑے گی جیسا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس نے اپنے پیچھے کنز چھوڑا (کنز ایسے خزانے کو کہتے ہیں جس کی زکوۃ ادا نہ کی گئی ہو) اسے قیامت کے دن ایک گنجے سانپ میں بدل دیا جائے گا، اس کی آنکھوں پر 2 سیاہ دھبّے ہوں گے، وہ اس شخص کے پیچھے دوڑے گا، وہ شخص پوچھے گا: تُو کون ہے؟ سانپ کہے گا: میں تیرا وہ خزانہ ہوں جسے تُو اپنے پیچھے چھوڑ کر آیا تھا۔ پھر وہ اس کا پیچھا کرتا رہے گا، یہاں تک کہ اس کا ہاتھ چبا ڈالے گا، پھر اس کو کاٹے گا اور اس کا سارا جسم چبا ڈالے گا۔(مستدرک، کتاب الزکاۃ، باب التغلیظ فی منع الزکاۃ، حدیث: ۱۴۷۴، ۲/۶، بدون ''من أنت'' خلقت بدلہ'' ترکتہ بعدک'')

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ زکوۃ نہ دینے والوں کیلئے قرآن و حدیث میں بیان کردہ عذابات کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں: خُلاصہ یہ ہے کہ جس سونے چاندی کی زکوۃ نہ دی جائے، روزِ قیامت جہنم کی آگ میں تپا کر اُس سے اُن کی پیشانیاں، کروٹیں، پیٹھیں داغی جائیں گی۔ اُن کے سر، پِستان پر جہنم کا گرم پتّھر رکھیں گے کہ چھاتی توڑ کر شانے سے نکل جائے گا اور شانے

(کاندھے) کی ہڈّی پر رکھیں گے کہ ہڈّیاں توڑتا (ہوا) سینے سے نکل آئے گا، پیٹھ توڑ کر کروٹ سے نکلے گا، گُدّی توڑ کر پیشانی سے اُبھرے گا۔ جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے گی روزِ قیامت پُرانا خونخوار اَژدہا بن کر اُس کے پیچھے دوڑے گا، یہ ہاتھ سے روکے گا، وہ ہاتھ چبالے گا، پھر گلے میں طوق بن کر پڑے گا، اس کا مُنہ اپنے مُنہ میں لے کر چبائے گا کہ میں ہوں تیرا مال، میں ہُوں تیرا خزانہ۔ پھر اس کا سارا بدن چباڈالے گا۔ (فتاوی رضویہ، ۱۰/ ۱۵۳)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ زکوٰۃ نہ دینے والے کو قیامت کے عذاب سے ڈرا کر سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں، اے عزیز! کیا خدا اور رسول کے فرمان کو یونہی ہنسی ٹھَٹّھا (مذاق) سمجھتا ہے یا (قیامت کے ایک دن یعنی) 50 ہزار برس کی مدّت میں یہ جانکاہ مصیبتیں جھیلنی سَہل (آسان) جانتا ہے، ذرا یہیں کی آگ میں ایک آدھ روپیہ (چھوٹا سا سکّہ) گرم کر کے بدن پر رکھ کر دیکھ، پھر کہاں یہ خفیف (ہلکی سی) گرمی، کہاں وہ قہرِ آگ، کہاں یہ ایک ہی روپیہ کہاں وہ ساری عمر کا جوڑا ہوا مال، کہاں یہ مِنٹ بھر کی دیر کہاں وہ ہزار دن برس کی آفت، کہاں یہ ہلکا سا چِہکا (یعنی معمولی سا داغ) کہاں وہ ہڈّیاں توڑ کر پار ہونے والا غضب۔ اللہ تعالیٰ مسلمان کو ہدایت بخشے۔ (اَیضاً ص ۱۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

زکوٰۃ دینے کے فوائد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ زکوٰۃ نہ دینے والوں کو دنیا و آخرت میں کیسے کیسے نقصانات اُٹھانے پڑتے ہیں، اس لئے ہمیں چاہیے کہ کسی بھی حکمِ شرعی کی ادائیگی میں بالکل سُستی نہ کریں بلکہ یہ ذہن بنائیں کہ خالق و مالکِ کائنات کے ہر کام میں کوئی نہ کوئی حکمت ضرور پوشیدہ ہوتی ہے، وہ اپنے بندوں پر بے حد مہربان ہے، اس کے ہر حکم میں ہمارے لیے ہی بھلائی ہوتی ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی بندہ

ہونے کا حق ادا کرتے ہوئے اس کے ہر حکم پر لبیک کہہ کر اس کی بجا آوری کرنی چاہیے، مثلاً اللہ پاک نے ہمیں نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے تو ہمیں نماز کا وقت ہوتے ہی سب کام کاج چھوڑ کر نماز پڑھنی چاہیے، اللہ پاک نے ہمیں رَمَضانُ المبارک کے روزے رکھنے کا حکم فرمایا ہے تو ہمیں پابندی کے ساتھ پورے رمضانُ المبارَک کے روزے رکھنے چاہئیں، اللہ پاک نے ہمیں اپنے اہل و عیال (Family) اور دیگر مسلمانوں کے حقوق کا خیال رکھنے کا حکم دیا تو ہمیں بندوں کے حُقُوق کا خیال بھی رکھنا ہو گا، اللہ پاک نے والدین کے ساتھ بھلائی کا حکم ارشاد فرمایا ہے تو ہمیں اپنے ماں باپ سے حُسنِ سُلُوک سے پیش آنا چاہیے۔ اسی طرح اللہ پاک نے ہمیں مال و دولت عطا فرمائی اور اس کی زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا تو ہمیں خوش دِلی کے ساتھ ہر سال اپنے مال کی زکوٰۃ بھی دینی چاہیے۔

یہاں ایک بات یہ بھی ذہن نشین کر لیجئے، عوامی طور پر یہ مشہور ہے کہ زکوٰۃ تو صرف ماہِ رمضان میں ہی ادا کرنی چاہیئے، کیونکہ اس ماہِ مبارک میں جس طرح دِیگر نیکیوں کا ثواب بڑھ جاتا ہے، اِسی طرح راہِ خدا میں **مال خرچ کرنے کا اجر و ثواب** بھی بڑھ جاتا ہے، اس میں کوئی شک نہیں، مگر **اے عاشقانِ رمضان!** یہ ضروری نہیں کہ صِرف ماہِ رمضان میں ہی زکوٰۃ دینی ہوتی ہے، بلکہ جس پر زکوٰۃ فرض ہے اس کو معلوم ہونا چاہئے کہ مجھ پر زکوٰۃ فرض ہونے کی کونسی اسلامی تاریخ اور کونسا اسلامی مہینا ہے، اگر اِس کے بارے میں علم نہیں ہے تو یاد رکھئے! **جس پر زکوٰۃ فرض ہے**، اس کو زکوٰۃ سے متعلق ضروری مسائل سیکھنا بھی فرض ہے، اگر نہیں سیکھے گا تو گناہ گار ہو گا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ زِیادہ ثواب لینے کے اِنتظار میں ہم زکوٰۃ کی ادائیگی میں تاخیر کر کے اللہ پاک اور رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی کر رہے ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی قدم قدم پر ہماری رہنمائی کرتی ہے، ہمارے اندر علمِ دِین سیکھنے کا جذبہ ہونا چاہئے، سچی لگن ہونی چاہیے، موجودہ دَور میں علمِ دِین حاصل کرنے کے کئی ذرائع دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کی برکت سے بہت آسانی

سے ملتے ہیں،اب شاید کوئی عُذر خواہی نہ کرسکے کہ میں توعلمِ دِین سے اِس وجہ سے دُور تھا کہ مجھے پتہ نہیں تھا۔اللہ پاک کے احکامات پر عمل کرنے اور جن کاموں سے اس نے منع کیا ہے،ان سے بچنے اور نیکیوں پر استقامت پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے ہر دم وابستہ ہو جایئے،اِنْ شَآءَاللہ اس کی برکت سے دِین و دُنیا کی ڈھیروں برکتیں نصیب ہوں گی۔

انفرادی کوشش

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہونے کی بَرَکت سے جہاں دیگر بے شُمار فَوائِد حاصل ہوتے ہیں،وہیں 12 دینی کاموں میں عملی طور پر حِصّہ لینے کا ذِہن بھی بنتا ہے،12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام "انفرادی کوشش" بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اِنفرادی کوشش کی ترغیبیں "72 نیک اعمال" نامی رسالے میں بھی موجود ہیں،چنانچہ نیک عمل نمبر 36 ہے: **کیا آج آپ نے اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟**

یاد رہے!☆اِنْفِرادی کوشش کی بَرَکت سے نمازِ باجماعت پڑھنے والوں میں اضافہ ہوتا ہے۔☆مَسجدوں کو آباد رکھنے میں مدد ملتی ہے۔☆تفسیر سننے سنانے کے حلقے میں شریک ہونے والوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔☆سُنَّتوں کی تربیت کیلئے مَدَنی قافلوں میں سفر کیلئے اسلامی بھائی تیار کیے جاسکتے ہیں۔ آیئے!ترغیب کے لئے انفرادی کوشش کا ایک واقعہ سُنتے ہیں،چنانچہ

ڈاکو نے توبہ کرلی

پاکستان کی جیل کے ایک سزا یافتہ قیدی پہلے پہل ایک خطرناک ڈاکو تھے۔لوگوں پر ان کا ڈر

طاری تھا۔بہترین فائٹر تھے اور کئی پولیس مقابلے بھی کر چکے تھے۔بالآخر پولیس نے انہیں گرفتار کر ہی لیا،ان کی خوش قسمتی کہ انہیں جیل میں عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ اسلامی بھائیوں کی صحبت نصیب ہوگئی۔مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی کی انفرادی کوشش کی بَرَکت سے جیل میں ہی انہیں مدرسۃُ فیضانِ قرآن میں مکمل قرآنِ پاک سیکھنے کا موقع ملا۔انہوں نے "**نماز**" پڑھنا سیکھی،اس کے ساتھ ساتھ 6 کلمے،ایمان مُفَصَّل،ایمان مُجمَل اور آخری دس(10)سورتیں بھی یاد کر لیں۔اس کے بعد انہوں نے ایک نئی زندگی کا آغاز کیا جس میں جرائم کے لئے کوئی جگہ نہیں۔انہی کا بیان ہے:دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول اور اسلامی بھائیوں کی شفقت نے ان کے سوئے ہوئے ضمیر کو جگادیا اور ان کے سُدھرنے کا سامان کر دیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں رِضائے الٰہی کی خاطر ہر سال اپنے مال کی زکوٰۃ مُسْتَحِق تک خوش دِلی سے پہنچانی چاہیے،اگر زکوٰۃ کے حق دار ہمارے قریبی رشتہ دار(Relatives) ہوں تو انہیں دینا زیادہ اجروثواب کا باعث ہے،کیونکہ ان کو دینے سے دُگنا ثواب ملتا ہے،جیسا کہ نبیِّ کریم،رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:عام مسکین پر صدقہ کرنا ایک صدقہ ہے اور وہی صدقہ اپنے قرابت دار پر 2 صدقے ہیں:ایک صدقہ،دوسرا صِلۂ رحمی۔

(کتاب الزکاۃ،باب ماجاء فی الصدقۃ علی ذی قرابۃ،حدیث:۶۵۸،۱/۴۷۴)

اپنے رشتہ داروں میں ایسے غریب اور مُسْتَحِق لوگوں کو تلاش کیجئے جو اپنی خودداری کی بِنا پر کسی سے سُوال نہیں کرتے۔ایسے لوگوں کو نہ صرف سالانہ زکوٰۃ دینی چاہیے بلکہ ہو سکے تو وقتاً فوقتاً اپنی ماہانہ

آمدنی میں سے کچھ نہ کچھ مدد بھی کرنی چاہیے۔ یادرکھئے! ان کی مالی مدد کرنے کے بعد اپنی واہ واہ کروانے کیلئے لوگوں پر اس کو ظاہر نہ کیا جائے بلکہ رِضائے الٰہی کی خاطر آخرت میں ثواب کی اُمید سے اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنا چاہئے، کیونکہ پارہ 3 سُوْرَۂ بَقَرہ آیت نمبر 264 میں کسی کو صدقہ و خیرات دے کر احسان جتلانے سے منع فرمایا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰىۙ

تَرجَمۂ کنزالعرفان: اے ایمان والو! احسان جتا کر اور تکلیف پہنچا کر اپنے صدقے برباد نہ کردو۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اپنے قریبی رشتہ داروں پر احسان جتانے کے بجائے رِضائے الٰہی کی خاطر زکوٰۃ دینی چاہئے اور ممکن ہو تو نیکی کے کاموں میں خرچ کرنے کیلئے ثواب کی نیت سے آپ کی اپنی مسجد بھر و تحریک دعوتِ اسلامی کو بھی دیجئے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰه دعوتِ اسلامی کے تحت ملک و بیرونِ ملک چلنے والے ہزارہا مدارِسُ المدینہ و جامعاتُ المدینہ قائم ہیں جو دِینی فضلیت کے لحاظ سے بہت اہمیّت کے حامل ہیں، یہی وجہ ہے کہ اِن مدارِسُ المدینہ و جامعاتُ المدینہ کو قائم رکھنے کے لئے اِن پر مختلف اَخراجات کی مَد میں سالانہ کروڑوں روپے خرچ کئے جاتے ہیں، جس کے لئے وقتاً فوقتاً مدنی چینل کے ذریعے ٹیلی تھون (یعنی چندہ جمع کرنے کی مہم) کی بھی ترکیب ہوتی ہے، لہٰذا آپ سے بھی عرض ہے کہ طَلبۂ علمِ دِین کی دُعاؤں سے حِصّہ پانے، دعوتِ اسلامی کی ترقّی و بقا اور مدارِسُ المدینہ و جامعاتُ المدینہ کے نظام کو مضبوط سے مضبوط تَر بنانے کے لئے زکوٰۃ، فطرات، صَدَقات و خَیرات، نفلی چندہ اور عُشر وغیرہ کے ذریعے نہ صرف خُود تعاوُن فرمائیے بلکہ اپنے عزیزوں، پڑوسیوں اور دوست اَحباب پر انفرادی کوشش کرکے اُنہیں بھی اِس کی

ترغیب دِلائیے، ہمارے لَب ہِلالینے اور ہماری اِنفرادی کوشش سے اگر کسی کا دینی ذہن بن گیا اور اُس نے اپنی زکوٰۃ، فطرات، صَدَقات وخَیرات، نفلی چندہ یا عُشر وغیرہ دعوتِ اسلامی کو دینی کاموں کے لیے دے دیئے تو ہمارے لیے ثوابِ جاریہ بن جائے گا۔اِنْ شَآءَاللّٰہ

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شعبہ اوقات الصلوٰۃ(Prayer Timings Department)

اے عاشقانِ رَمضان! رَجَبُ الْمُرَجَّب کے مبارَک لمحات ہیں اور مسلمان اس مبارَک مہینے میں نفل روزے رکھتے اور نفل نمازیں پڑھتے ہیں۔یقیناًان دونوں اعمال کا وقت جاننے کے لئے ایک خاص عِلْم کی ضرورت ہوتی ہے اس عِلْم کا نام **"توقیت"** ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ!عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے اور سُنّتوں کی دُھومیں مچانے کیلئے کم و بیش 80 شُعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچارہی ہے۔اِنہی میں سے ایک **"شعبہ اوقات الصلوۃ"** بھی ہے۔تَوقیت سے مُراد وہ عِلْم ہے جس کی مدد سے دُنیا کے کسی بھی مقام کے لئے پانچوں نمازوں،طُلوع و غُروب اورنِصْفُ النَّہار وغیرہ کے اَوقات معلوم کئے جاتے اور دُرست سَمتِ قِبلہ کا تَعَیُّن کیاجاتا ہے۔شعبے نے عِلْمِ توقیت کے ذَرِیعے نمازوں کے اَوقات،طُلُوع وغُروب اور سَمتِ قِبْلہ کی دُرُسْت مَعْلُومات نقشے کی صُورت میں جمع کی ہیں۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شعبہ اوقاتُ الصلوٰۃ نے اب تک نہ صِرف عِلْمِ تَوقیت کے اُصُول و قَوانین کے مُطابِق بے شُمار شہروں کے **"اَوقاتُ الصَّلٰوۃ"** کے نقشے تیار کئے ہیں بلکہ اس سلسلے میں مزید ایک قَدَم بڑھاتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے ایک شعبہ **"آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ"** کے تعاوُن سے ایک ایسا سافٹ وئیر بنام **"اَوقاتُ الصَّلٰوۃ"** بھی مُتعارَف کروایا ہے،جو کمپیوٹر اور موبائل وغیرہ پر دُرُسْتْ نمازوں کے وَقْت کی نِشاندہی میں بے حد مفید ہے۔چُنانچہ کمپیوٹر(ڈیسک ٹاپ

اپلی کیشن،(Desktop Application)کے ذَرِیعے دُنیا بھر کے تقریباً 27 لاکھ مَقامات جبکہ موبائل اپلی کیشنز کے ذریعے تقریباً 10 ہزار مَقامات کے لئے دُرُست اَوْقاتِ نماز و سَمتِ قِبْلہ آسانی سے مَعْلُوم کئے جاسکتے ہیں۔نِظامُ الاَوْقات کے بارے میں کسی بھی قسم کا مَسْئلہ یا تجویز ہو تو شعبے کے اراکین و ذِمّہ داران سے دعوتِ اسلامی کے عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں فون یا اس ای میل ایڈریس(prayer@dawateislami.net)پر رابطہ کرسکتے ہیں۔

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے!**زکوٰۃ دینے کے چند فضائل** اور فوائد سنتے ہیں اور اس کی ادائیگی کی نیت بھی کرتے ہیں،چنانچہ

رحمتِ اِلٰہی کی برسات

زکوٰۃ دینے والے کیلئے سب سے بڑی سَعَادت یہ ہے کہ اس پر رحمتِ اِلٰہی کی چَھما چَھم برسات ہوتی ہے چنانچہ پارہ 9 سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف آیت نمبر 156 میں ہے:

وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَۚ(۱۵۶)

تَرْجَمَۂ کنزالعرفان:اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے تو عنقریب میں اپنی رحمت ان کے لیے لکھ دوں گا جو پرہیز گار ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور وہ ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔

اگر کسی عقلمند سے پوچھا جائے کہ ساری مخلوق کی نیکیاں تیرے نامۂ اعمال میں لکھ دی جائیں تجھے یہ پسند ہے یا اللہ پاک کی ایک خاص رَحمت تجھ پر نازل ہو جائے؟تو وہ ساری مخلوق کی نیکیاں مل جانے پر

اللہ پاک کی ایک خاص رَحمت حاصل ہوجانے کو پسند کرے گا۔ یقیناً کس قَدر خُوش بَخت ہیں وہ لوگ جو ہر سال زکوٰۃ کی ادائیگی کرکے خود کو اللہ پاک کی رَحمت کا حق دار بنالیتے ہیں۔

کامیابی کا راستہ

زکوۃ دینے کی برکت سے بندہ **فلاح و نجات** پانے والوں کی فہرست میں شامل ہوجاتا ہے، جیسا کہ پارہ 18، سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْن کی آیت نمبر 4 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ(۴) تَرْجَمَۂ کنزالعرفان: اور وہ جو زکوٰۃ دینے کا کام کرنے والے ہیں۔

اس آیت میں کامیابی پانے والے اَہْلِ ایمان کا ایک وَصف بیان کیا گیا کہ وہ پابندی کے ساتھ اور ہمیشہ اپنے مالوں پر فرض ہونے والی زکوٰۃ دیتے ہیں۔

مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنا

زکوٰۃ کی ادائیگی سے ایک فائدہ یہ حاصل ہوتا ہے کہ غریبوں کی ضَرورت پوری ہوجاتی اوراُن کے دل میں خُوشی داخِل ہوتی ہے اور مسلمان کا دل خُوش کرنا تو بڑے ثَواب کا کام ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کے نزدیک فرائض کی ادائیگی کے بعد سب سے اَفْضَل عمل مُسلمان کے دل میں خُوشی داخِل کرنا ہے۔ (معجم کبیر، ۱۱/۵۹، حدیث: ۱۱۰۷۹)

ایک روایت میں ہے: سب سے افضل عمل مؤمن کے دل میں خوشی داخل کرنا ہے، خواہ اس کی سَتْر پوشی کرکے ہو یا اسے شکم سیر کرکے یا اس کی حاجت پوری کرنے کے ذریعے ہو۔ (الترغیب والترھیب، کتاب اللباس والزینۃ، باب الترغیب فی الصدقۃ علی الفقیر، رقم: ۳، ۳/۸۴)

مَضبُوط بھائی چارہ

زکوٰۃ دینے کا ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ مُسلمانوں کے درمیان مضبوط بھائی چارہ قائم رہتا ہے جس سے اسلامی مُعاشرے کو فروغ ملتا ہے۔ عربی مُحاورہ ہے: ''اَلْاِتِّحَادُ قُوَّۃٌ عَظِیْمَۃٌ'' یعنی **اتحاد**(Unity) **عظیم قوت ہے**۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر ہم آپس میں متحد اور پیار مَحَبَّت سے رہیں تو بڑے سے بڑے چیلنج سے نمٹ سکتے ہیں جبکہ ایک دوسرے سے پیٹھ پھیر کر اور محبتوں کے چراغ بجھا کر چھوٹی سی آزمائش کا بھی مقابلہ نہیں کرسکتے۔ اس کو یوں سمجھئے کہ موٹے موٹے رسّے جو نرم و نازک دھاگوں کے اتحاد سے بنتے ہیں، حالانکہ ایک دھاگہ جس کی کمزوری کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ چھوٹا سا بچہ بھی اُسے بآسانی توڑ سکتا ہے، مگر جب کئی کمزور دھاگے آپس میں مل کر ایک مضبوط رسّے کی صورت اختیار کرلیتے ہیں تو بڑے بڑے بحری جہازوں(Ships) کو پانی کے شدید زور میں بھی روکے رکھتے ہیں۔ مسلمانوں کو بھی آپس میں اسی طرح شفقت و محبت سے مل جل کر رہنا چاہیے۔

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: سارے مُسلمان ایک عمارت کی طرح ہیں، جس کا ایک حصّہ دوسرے کو طاقت پہنچاتا ہے۔(بخاری، کتاب المظالم والغصب، باب نصر المظلوم، ۲/۱۲۷، حدیث:۲۴۴۶)

ایک اور روایت میں ہے: مسلمانوں کی آپس میں دوستی اور رحمت اور شفقت کی مثال جسم کی طرح ہے، جب جسم کا کوئی عُضْو بیمار ہوتا ہے تو بخار اور بے خوابی میں سارا جسم اس کا شریک ہوتا ہے۔
(مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب تراحم المؤمنین..الخ، حدیث:۲۵۸۶، ص۱۳۹۶)

مال پاک ہوجاتا ہے

زکوٰۃ دینے والے کو یہ فائدہ بھی ملتا ہے کہ اس کا مال پاک ہوجاتا ہے جیسا کہ

حضرت اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مروی ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اپنے مال کی زکوٰۃ نکالو کہ وہ پاک کرنے والی ہے، تمہیں پاک کردے گی۔ (مسندامام احمد، مسندانس بن مالک، حدیث: ۱۲۳۹۷، ۴/۲۷۴)

کتاب "ضیائے صدقات اور فیضانِ زکوٰۃ" کا تعارُف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ جو لوگ ہر سال اپنے مال کی زکوٰۃ نکالتے ہیں، انہیں اس کی ڈھیروں برکتیں نصیب ہوتی ہیں اور اس کے برعکس جو لوگ جو اپنے اموال کی زکوٰۃ نہیں دیتے یا زکوٰۃ تو نکالتے ہیں مگر پوری ادائیگی نہیں کرتے تو اس کا نُقصان یہ ہوتا ہے کہ وہ نہ صرف دنیا میں تباہ و برباد ہوتے ہیں بلکہ غضبِ جبار میں گرفتار ہو کر عذابِ نار کے حق دار قرار پاتے ہیں۔ لہٰذا ہر سال اپنے اموال کی زکوٰۃ پوری دینی چاہیے کہ اس سے حکمِ الٰہی کی بجاآوری، غریبوں اور حاجت مندوں کی دستگیری ہوگی۔ صدقہ اور زکوٰۃ کے بارے میں مزید معلومات جاننے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی 2 کتب **"ضیائے صدقات اور فیضانِ زکوٰۃ"** کا مطالعہ بے حد مُفید ہے، ان کتابوں میں زکوٰۃ کے ساتھ ساتھ صدقے کے بے شمار فضائل بھی بیان کئے گئے ہیں ہر باب میں صدقے سے مُتعلق مختلف موضوعات پر تفصیل موجود ہے مثلاً **صدقہ کے معنی و اقسام**، اسی طرح **زکوٰۃ کا بیان، زکوٰۃ کسے دی جائے؟** صلۂ رحمی (رِشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) کے فضائل، مال جمع کرنا کیسا؟ بُخل کی مذمت وغیرہ، اِن کُتُب کا مُطالَعہ کرنے والوں کو **معلومات** کا ڈھیروں ڈھیر خزانہ حاصِل ہوگا۔ لہٰذا آج ہی مکتبۃُ المدینہ سے ان کتابوں کو ھَدِیَّۃً حاصل کر کے ان کا مُطالعہ کرنے کی نیت کرلیجئے، ان کتب کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے پڑھا بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آؤٹ بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سرمہ لگانے کی سُنّتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ”101 مدنی پھول“ سے سرمہ لگانے کی سنتیں و آداب سنتے ہیں: فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: تمام سُرموں میں بہتر سرمہ ”اِثْمِد“ (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔(ابن ماجہ،کتاب التحفہ،باب الکحل بالاثمد،۴/۱۱۵،حدیث:۳۴۹۷) ☆پتّھر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سُرمہ یا کاجل بَقَصدِ زِینت (یعنی زینت کی نیّت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت (مکروہ) نہیں۔(فتاوٰی ھندیہ،۵/۳۵۹) ☆سُرمہ سوتے وَقْت استِعمال کرنا سُنّت ہے۔(مرآۃ المناجیح،۶/۱۸۰)

اعلان:

سُرمہ لگانے کی بقیہ سُنّتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کی جائیں گی لہٰذا انہیں سننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ۨالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا: جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو

پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِمدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔(1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کردیئے جائیں گے۔(2)

﴿3﴾ رَحمت کے سترّ دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔(3)

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔(4)

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

4...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

﴾5﴿ قُربِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴾6﴿ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شَخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴾1﴿ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا سے رِوایت ہے: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے سَتّر فِرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴾2﴿ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدر

1…القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2…الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

3…مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ…الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

حاصل کرلی۔[1]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 25 فروری 2021ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

سرمہ لگانے کی بقیہ سُنّتیں اور آداب

☆سُرمہ استعمال کرنے کے تین (3) منقول طریقوں کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: (1) کبھی دونوں آنکھوں میں تین (3) تین (3) سَلائیاں، (2) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین (3) اور بائیں (اُلٹی) میں دو، (3) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو (2) دو (2) اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کرکے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگایئے۔ (شعب الایمان، فصل فی الکحل، ۵/ ۲۱۸، حدیث: ۶۴۲۸) ☆اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔ ☆ادب و تعظیم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے کریم آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگایئے پھر اُلٹی آنکھ میں۔

1۔۔۔ تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/ ۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆غیبت سے بچنے کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے حلقوں میں اس بار شیڈول کے مطابق "غیبت سے بچنے کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرتِ علامہ مَجدُالدّین فیروز آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے منقول ہے: جب کسی مجلس (یعنی لوگوں) میں بیٹھو اور کہو: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد تو اللہ پاک تم پر ایک فِرِشتہ مقرر فرما دے گا جو تم کو غیبت سے باز رکھے گا اور جب مجلس سے اُٹھو تو کہو: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد تو فِرِشتہ لوگوں کو تمہاری غیبت کرنے سے باز رکھے گا۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع، ص۲۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص۳۶۵، حدیث:۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4)گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5)بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6)جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7)نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، مَدَنی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8)کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9)رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72نیک اعمال)

یومیہ 56نیک اعمال:

(1)اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2)پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3)گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نَمازوں کے اَوقات میں نَماز پڑھنے سے قبل نَماز کی دعوت دی؟ (4)رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5)پانچوں نمازوں کے بعد کم ازکم ایک ایک بار آیۃُالکرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا پڑھی؟ (6)کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7)شَجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8)کم از کم 313بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9)آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10)کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟ (11)راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج

آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟اور بلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟(12)اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟(13)بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کر کے اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟(14)(گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟(15)اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟(16)”مرکزی مجلسِ شوریٰ“ کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟(17)گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟(18)مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟(19)عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟(20)دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟(21)صدائے مدینہ لگائی؟(22)اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بلا ضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(23)آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24)کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27)داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28)گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29)سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟(30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟(31)اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟(مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32)ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33) تَہَجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللّیل ادا کی؟(34)اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟(35)کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟(36)اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37)دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ وغیرہ) اِستِعمال تو نہیں کی؟(38)جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39)کچھ نہ کچھ وقت کے لئے ”مَدَنی چینل“ دیکھا؟(40)کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41)قرض ہونے کی صُورت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟(42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق و ریاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: ”میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں“ جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔(43)صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44)کسی مُسلمان کا عیب ظاہِر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شَرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہِر تو نہیں کیا؟(45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟(46)ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسمِ اللہ پڑھی؟(47)چوک درس دیا، یا سُنا؟(48)اپنے والدین اور پیرو مُرشد کے لئے

دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ ایصالِ ثواب کیا؟(49)مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50)ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51)کسی اِسلامی بھائی(خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ اللہ کوئی بُرائی صادِر ہوجائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَ اللہ بِلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کرکے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟(52)زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟(53)زبان کو فُضول اِستعمال(یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54)(گھر میں اور باہر)مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے(یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟(55)عمامہ شریف باندھا؟(56)ماں باپ کا اَدب واِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12مرتبہ

ہفتہ وار 10نیک اعمال

(57)گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن/بیٹی/والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟(58)ہفتہ وار مَدَنی مذاکرہ دیکھنے/سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59)ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر(یعنی مغرب تا اشراق وچاشت)شرکت کی؟(60)اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟(61)اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جاکر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتقال پر تعزیت کی؟(62)اِس ہفتے پیر شریف(یا رِہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن)کا روزہ رکھا؟(63)ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟(64)اِس ہفتے کم از کم ایک بار عَلاقائی دورہ کیا؟(65)اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو(جو پہلے دینی ماحول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے)تلاش کرکے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66)ہفتہ وار مَدَنی حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3نیک اعمال

(67)پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کرکے اپنے نگران وذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟(68)اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69)اِس ماہ کسی سُنّی عالِم(یا اِمام مسجد، مؤذِّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1نیک عمل

(70)اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2نیک اعمال

(71)زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت(یعنی ایک ساتھ)12ماہ اور مختلف کورسز(12دینی کام کورس، 7دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس،7دِن کا فیضانِ نَماز کورس)کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یااللہ پاک!جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے،روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے،اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد